Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۹ ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۵ صفر ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۵ صلح ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۵ جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ صلح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۵ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے آمین ۔

محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا البشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ طبیعت کچھ بہتر ہو رہی ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔

محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بہتر ہے۔ احبابِ جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعت ہائے احمدیہ کے امراء اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ غلبۂ اسلام کی عظیم مہم جو ساری دُنیا میں جاری ہے اسے کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ آپ چاہے دُنیا کے کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں اپنے مخلص وعدہ کنندگان کو یہ بات ذہن نشین کرا دیں کہ تیسرا مرحلہ ۲۸۔ فروری ۱۹۷۷ء کو ختم ہو رہا ہے اس تاریخ تک وعدہ کا کم از کم ۱/۵ ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر شخص کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرے

اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو بہت سی نیکیوں کا وارث بنائے گا

"زندگی کی اصل غرض اور مقصود تو اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے مگر اِس وقت مَیں دیکھتا ہوں کہ عام طور پر لوگ اس غرض اور مقصود کو فراموش کر چکے ہیں اور کھانے پینے اور حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرنے کے سوا اَور کوئی مقصود نہیں رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دُنیا کو پھر اس کی زندگی کی غرض سے آگاہ کرے اور یہ فنا قہری اس کو رجوع کرائے گی۔

اِس لئے ہر شخص کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرے اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو بہت سی نیکیوں کا وارث بنائے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہی اچھا ہے کیونکہ اس خوف کی وجہ سے اس کو ایک بصیرت ملتی ہے جس کے ذریعہ وہ گناہوں سے بچتا ہے۔ بہت سے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعام اور اکرام پر غور کر کے شرمندہ ہو جاتے ہیں اور اس کی نافرمانی اور خلاف ورزی سے بچتے ہیں۔ لیکن ایک قسم لوگوں کی ایسی بھی ہے جو اس کے قہر سے ڈرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اچھا اور نیک تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پرکھ سے اچھا نکلے۔ بہت لوگ ہیں جو اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ ہم متقی ہیں مگر اصل میں متقی وہ ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ کے دفتر میں متقی ہو۔

اِس وقت اللہ تعالیٰ کے اسم ستّار کی تجلّی ہے لیکن قیامت کے دن جب پردہ دری کی تجلّی ہو گی اُس وقت تمام حقیقت کُھل جائے گی۔ اس تجلّی کے وقت بہت سے ایسے بھی ہوں گے جو آج بڑے متقی اور پرہیزگار نظر آتے ہیں قیامت کے دن وہ بڑے فاسق فاجر نظر آئیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عمل صالحہ ہماری اپنی تجویز اور قرارداد سے نہیں ہو سکتا۔ اصل میں عمل صالحہ وہ ہیں جن میں کسی نوع کا کوئی فساد نہ ہو۔"

(الحکم ۱۰ر مئی ۱۹۰۴ء)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ صلح ۱۳۵۶ ہش
۲۵ جنوری ۱۹۷۷ء

بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت کا ایک ذریعہ

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو مبعوث کرتا ہے تو اِس سے اُس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ اُس پر ایمان لاکر فلاح کی راہ اختیار کریں اور احکامِ الٰہی پر عمل پیرا ہو کر زندگی کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں لیکن وہ انہیں مامور من اللہ کی دعوت کو قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا بلکہ چاہتا یہ ہے کہ وہ سوچ سمجھ کر اور حق کو حق جان کر دلی بشاشت کے ساتھ اسے قبول کریں اور پھر برضاء و رغبت اس کے عملی تقاضوں کو پورا کریں۔ ان کا حق کو قبول کرنا کسی جبر و اکراہ کے ماتحت نہ ہو۔ اِسی لئے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ

(الکہف آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اور (لوگوں کو) کہہ دے کہ یہ سچائی تیرے ربّ کی طرف سے ہی (نازل) ہوئی ہے۔ پس جو چاہے (اس پر) ایمان لائے اور جو چاہے اِس کا انکار کر دے۔

چونکہ حق کو قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار خدا تعالیٰ نے خود انسانوں کو دیا ہے اِس لئے اُس نے حق کو قبول نہ کرنے کی اِس دُنیا میں کوئی سزا مقرر نہیں کی بلکہ اِس کی باز پُرس اور سزا دہی کو اگلے جہان میں اُٹھا رکھا ہے۔ لیکن جب لوگ اپنے اِس اختیار سے تجاوز کرکے شوخی اور شرارت پر اُتر آتے ہیں اور خدا تعالیٰ مامور من اللہ کی صداقت کو آشکار کرنے کی غرض سے جو نشانات ظاہر کرتا ہے اُن کی تکذیب کرنے لگتے ہیں اور تمسخر و استہزاء سے کام لیکر اہانت اور ایذا دہی کو اپنا وطیرہ بنا لیتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ اِس تمسخر و استہزاء اور اہانت و ایذاء کی انہیں اِسی زندگی میں سزا دیتا ہے جو پہلے چھوٹے چھوٹے عذابوں کی شکل میں اور اصلاح نہ ہونے کی صورت میں کسی بڑے عذاب کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔

یوں تو ہر مامور من اللہ کا انکار کرنے والوں نے تمسخر و استہزاء اور ایذا دہی سے کام لے کر ظلم کی راہ اختیار کی اور اِس کے نتیجہ میں وہ اسی دُنیا میں کیفرِ کردار کو پہنچے لیکن سب سے زیادہ ظلم فرعون اور اس کی قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ پر ایمان لانیوالے بنی اسرائیل پر ڈھایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ تک ڈھیل دینے کے بعد فرعون اور آلِ فرعون کو ان کے اِن کرتوتوں کی وہ سزا دی کہ جو بعد میں آنے والی اقوام کے لئے عبرت کا موجب ثابت ہوتی چلی گئی حتیٰ کہ آج بھی انتہائی ظلم و ستم کو فرعونیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ فرعون اور اس کی قوم کو عبرتناک انجام سے محض حق کا انکار کرنے کے باعث دوچار نہیں ہونا پڑا بلکہ اِس کی وجہ نشاناتِ الٰہیہ کی تکذیب، تمسخر و استہزاء، اہانت کا سلوک اور ظلم و ستم کی گرم بازاری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرعون اور اس کی قوم کی اِس روش اور اس کے انجام کا بہت تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کی بعثت اور فرعون کی طرف سے انتہائی شدید مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝

(الزخرف آیات ۴۷، ۴۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے موسیٰ کو اپنے نشان دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تھا اور اس نے (ان کے پاس جاکر) کہا تھا کہ مَیں سب جہانوں کے ربّ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں۔ پھر جب وہ ان کے پاس ہمارے نشان لے کر آیا تو وہ سُنتے ہی اس پر ہنسی کرنے لگ گئے۔

اِس تمسخر و استہزاء نے جب ظلم کی شکل اختیار کی اور فرعون اور اس کی قوم نے بنی اسرائیل پر عرصۂ حیات تنگ کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے پےدرپے متعدد نشان ظاہر کئے۔ ان میں سے ہر نشان پہلے نشان سے بڑا ہوتا تھا۔ وہ نشان اِس شکل میں ظاہر ہوئے کہ اس نے انہیں درجہ بدرجہ چھوٹے چھوٹے عذابوں اور تکلیفوں میں مبتلا کیا تاکہ وہ اپنی اِس ظالمانہ روش سے باز آجائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ درجہ بدرجہ ظاہر ہونے والے ان نشانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ (الزخرف آیت ۴۹)

ترجمہ:۔ اور ہم ان (یعنی فرعون اور اس کی قوم) کو جو نشان بھی دکھاتے تھے وہ اپنے سے پہلے نشان سے بڑا ہوتا تھا اور ہم نے ان کو عذاب میں مبتلا کر دیا تھا تاکہ وہ (اپنی بداعمالیوں سے) لَوٹ جائیں۔

اِس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ پےدرپے ظاہر ہونے والی اِن تکالیف پر وہ چیخ اُٹھے اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے التجا کی کہ وہ ان تکالیف کے دُور ہونے کے لئے اپنے ربّ سے دعا کریں اور یہ کہ اگر ان کے سر پر سے یہ بلائیں ٹل گئیں تو وہ ضرور بالضرور ہدایت کی راہ اختیار کر لیں گے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے ان لوگوں کی تکالیف کو دُور کر دیا تو وہ عہد شکنی پر اُتر آئے اور انہوں نے پہلے سے بھی بڑھ کر ظلم و ستم ڈھانا شروع کر دیا۔ ان کی اِس عہد شکنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ (الزخرف آیت ۵۱)

ترجمہ:۔ پھر جب ہم نے ان سے عذاب ٹلا دیا تو وہ فوراً عہد شکنی کرنے لگ گئے۔

اِس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ فرعون نے اپنے غلبہ و اقتدار اور دبدبہ و رعب کا حوالہ دے کر لوگوں کو یہ کہہ کر ورغلایا کہ یہ شخص جو خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے نعوذ باللہ ایک ذلیل اور بےحیثیت آدمی ہے۔ اگر یہ اپنے دعویٰ میں سچا ہوتا تو اسے خدا کی طرف سے غلبہ و اقتدار ملنا چاہیئے تھا اور آسمان سے فرشتے نازل ہونے چاہیئے تھے جو میرے مخالفانہ منصوبوں اور اقدامات کے خلاف اس کی حفاظت کرتے۔ یہ تو ایک بےبس اور لاچار انسان کی طرح ہے۔ تم اس کی آواز پر بالکل کان نہ دھرو مَیں خود اِس سے نمٹ لوں گا۔ چنانچہ قوم اس کے بہکائے میں آگئی اور ظلم ڈھانے میں اس کے ساتھ شریک ہوگئی اور اِس طرح عہد شکنی کی مرتکب ہوئی (بحوالہ الزخرف آیات ۵۲ تا ۵۵)۔

اِس عہد شکنی، نشاناتِ الٰہی کی تکذیب اور صریح ظلم و تعدی کا نتیجہ یہ ہُوا کہ بالآخر خدا تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم سے انتقام لیا اور انہیں بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت کا ذریعہ بنا دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝
فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝

(الزخرف آیات ۵۶، ۵۷)

ترجمہ:۔ پھر جب انہوں نے ہم کو غصّہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ان سب کو غرق کر دیا اور ہم نے ان کو (ایک گزرا ہُوا) افسانہ بنا دیا نیز بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت کا ایک ذریعہ بنا دیا۔

یہ واقعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل و مکمل اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی دائمی شریعت میں بار بار اِس لئے بیان فرمایا ہے کہ اُس کے بندے اِس سے عبرت حاصل کریں اور تکذیب آیات، عہد شکنی اور ظلم و تعدی کے کبھی مرتکب نہ ہوں اور ہمیشہ سلامتی کے راستہ پر گامزن رہیں اور ہمیشہ اِس بات کی فکر رکھیں کہ کہیں وہ خدائی گرفت کے نیچے نہ آجائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہی تکذیب آیات، عہد شکنی اور ظلم و تعدی سے بچتے ہوئے امن و سلامتی کی راہ پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کی امتیازی شان

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۳)

ایمان بالکتب

ایمانیات کا تیسرا رکن کتب سماویہ ہیں جن میں قرآن مجید کو اصل حیثیت حاصل ہے کیونکہ دوسری کتابوں پر ایمان صرف اصولی طور پر ہے۔ ورنہ وہ نہ موجود ہیں اور نہ ان پر موجودہ شکل میں عمل کرنے کا حکم ہے۔ نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی آسمانی کتاب نہیں مگر قرآن۔ بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن ہمیں ہدایت دے سکے۔ خدا تک پہنچنے کے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو قرآن نے کھولا ہے اور جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسلام اس بات کا نام ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے خدا کو راضی کیا جاتا ہے"
(ملفوظات جلد ۶ ص ۱۵۱)

اسی لئے آپ فرماتے ہیں:۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

تحریک احمدیت نے قرآن مجید کے حسین اور دلکش چہرہ کو جس طرح دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور قلوب عالم میں اس کی عظمت کا سکہ جما دیا ہے۔ میں اس وقت نمونۃً اس کے صرف پانچ پہلوؤں پر روشنی ڈالوں گا۔

اوّل

احمدیت کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ الحمد سے لیکر والناس تک سارا قرآن واجب العمل ہے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ احمدیت کا ارشاد ہے کہ:

"جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ۔"
(کشتی نوح ص ۲۳)

پھر فرماتے ہیں کہ:۔

"کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے"
(اشتہارات حضرت مسیح موعود جلد ۳ ص ۵۹)

"قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ تک دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدائے تعالیٰ کا ہی کلام ہے۔۔۔۔ اس کی ایک ایک آیت اعلیٰ درجہ کا تواتر اپنے اندر رکھتی ہے۔ وہ وحی متلو ہے جس کے حرف حرف گنے ہوئے ہیں۔ وہ بباعث اپنے اعجاز کے بھی تبدیل اور تحریف سے محفوظ ہے۔"
(ازالہ اوہام ص ۵۲۹)

نیز فرمایا:۔

"قرآن مجید خاتم الکتب ہے اس میں اب ایک شعشہ یا ایک نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔"
(لیکچر لدھیانہ ص ۳۱)

افسوس اسلامی لٹریچر میں صدیوں سے زور شور کے ساتھ یہ عقیدہ پیش کیا جا رہا ہے کہ قرآن میں بہت سی آیات منسوخ ہو چکی ہیں۔ لبنان (اللہ تعالیٰ اس کے مظلوم مسلمانوں کی حفاظت فرمائے) کے ایک ڈاکٹر صبحی صالح نے اپنی کتاب "علوم القرآن" میں اس پر مفصل بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ قائلین نسخ نے یہاں تک مبالغہ سے کام لیا کہ تمام آیات کو بھی منسوخات کے زمرہ میں شامل کر لیا ہے۔ ڈاکٹر صبحی قائلین نسخ کی بعض "منسوخ" آیات کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"اس میں شبہ نہیں کہ ایسی آیات کے نسخ کا تصور بھی بارگاہ ربانی میں گستاخی اور سوءِ ادبی کا موجب ہے"
(علوم القرآن اردو ص ۳۸۱)

احباب کرام آپ حیران ہوں گے کہ ڈاکٹر صبحی جنہوں نے اس عقیدہ پر زبردست تنقید کی ہے نہ صرف خود بھی ناسخ و منسوخ کے پرجوش مبلغ ہیں بلکہ اس کتاب میں انہوں نے شکوہ فرمایا ہے کہ اگرچہ مفسرین نے بہت سی آیات بلا دلیل منسوخ قرار دے دیں مگر بعض اہل اسلام محققین نے جلد بازی سے کام لیکر نسخ بالکل ہی کیوں انکار کر دیا ہے

"ما ننسخ من آیۃ" میں آیات قرآنی کے نسخ کا ذکر ہی نہیں بلکہ موسوی شریعت کے منسوخ ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جس کے خلاف یہودی تیرہ سو سال سے مجسم احتجاج بنے ہوئے ہیں مگر ڈاکٹر صبحی صاحب کو نسخ قرآن اس درجہ محبوب ہے کہ انہوں نے محض شکوہ کرنے تک ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ نسخ فی القرآن کا انکار کرنے والوں کو مثیلِ یہود تک کہہ ڈالا ہے۔
(علوم القرآن اردو ص ۳۸۱)

غالباً وہ چاہتے ہیں کہ جب یہودی اپنی شریعت کی منسوخی پر نالاں ہیں تو مسلمانوں کو خود ہی کتاب اللہ کے منسوخ ہونے کا اعلان کر دینا چاہیئے!!

ایں چہ بوالعجبی است

دوم

احمدیت نے اس نظریہ کو پیش کر کے دنیائے تفسیر میں انقلاب عظیم برپا کر دیا ہے کہ قرآن مجید خدا کی فعلی کتاب ہے جس میں ایک خارق عادت اور محکم ترتیب کا حیرت انگیز نظام پایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"اگر تمام قرآن اول سے آخر تک پڑھ جاؤ تو۔۔۔۔۔۔ تمام قرآنی مقامات کو ظاہری ترتیب کی ایک زرّیں زنجیر میں منسلک پاؤ گے۔۔۔ مگر قرآن کریم ظاہری ترتیب کا اشد التزام رکھتا ہے اور ایک بڑا حصہ قرآنی فصاحت اسی سے متعلق ہے۔"

نیز فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کی ظاہری ترتیب پر جو شخص دلی یقین رکھتا ہے اس پر صدہا معارف کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور صدہا باریک در باریک نکات تک پہنچ کر یہ ترتیب اس کو رہنما ہو جاتی ہے اور قرآن دانی کی ایک کنجی اس کے ہاتھ میں آ جاتی ہے گویا ترتیب ظاہری کے نشانوں سے قرآن خود اس کو بتلا جاتا ہے کہ دیکھو میرے اندر یہ خزانے ہیں۔ لیکن جو شخص قرآن کی ظاہری ترتیب سے منکر ہے وہ بلا شبہ قرآن کے باطنی معارف سے بھی بے نصیب ہے۔"
(تریاق القلوب ص ۱۲۳ حاشیہ)

اس عارفانہ نظریہ کے برعکس جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی بانی جماعت اسلامی نے اپنی تفسیر "تفہیم القرآن" کے دیباچہ میں اپنا یہ نقطہ خیال پیش فرمایا ہے کہ:۔

"اس (قرآن) میں نہ تصنیفی ترتیب پائی جاتی ہے اور نہ کتابی اسلوب"
(تفہیم القرآن جلد ۱ ص ۲ طبع دوم)

سوم

بعض قدیم بزرگوں نے سنت رسولؐ کو قرآن پر قاضی ٹھہرایا ہے۔
("کتاب المیزان" الجزء الاول ص ۷)

اور زمانہ حال کے بعض فاضل علماء کا عقیدہ ہے کہ:۔

"حدیث صحیح اپنے منصب و خدمت تشریح و تفسیر میں قرآن سے مقدم ہے"
(اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ نمبر ۱۱ ص ۲۹۶ حاشیہ)

مگر احمدی علم کلام میں قرآن مجید کو سنت و حدیث سے مقدم اور ہدایت کا اولین اور بنیادی اور واحد سرچشمہ تسلیم کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود کی واضح تعلیم ہے کہ:۔ "تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان لوگوں پر جو کسی اَور چیز کو
اُس پر مقدم رکھتے ہیں"۔
(کشتی نوح ص۲۴)

چہارم

احمدیت کا ایمان بالقرآن کے سلسلہ میں چوتھا اہم نظریہ یہ ہے کہ جنت اور وصالِ الٰہی کے لئے قرآن شریف کی اتباع ضروری ہے جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنے شہرہ آفاق لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرماتے ہیں :۔

"میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا"
(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۲۲)

"یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سُن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اُس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں"
(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۲۳)

نیز فرمایا :۔
"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں"
(کشتی نوح صفحہ ۲۶ ایڈیشن اول)

اب ذرا دنیائے احمدیت سے باہر قدم رکھیئے تو معلوم ہوگا کہ قرآن مجید کی تعلیم کو متروک و مہجور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میری مراد اُن جعلی اور خود تراشیدہ وظائف اور اذکار سے ہے جو خدا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل کے نام پر اختراع کئے گئے ہیں اور جن کے پڑھنے پر جنت کے بڑے سے بڑے مدارج کی ضمانت دی گئی ہے

دعائے ماثورہ کا ثواب

مثلاً دعائے ماثورہ (المعروف بہ گنجینۂ رحمت) کی نسبت لکھا ہے کہ حضرت جبرئیل نے آنحضرت صلعم کو خبر دی کہ :۔
"اگر کسی شخص نے تمام عمر میں سجدہ نہ کیا ہو اور اس دعا کو پڑھے تو ثواب اُس کو اتنی ہزار شہیدوں اور صدیقوں کا لوح قلم کا اور عرش اور کرسی کا اور سات زمین اور سات آسمان کا اور آٹھ جنتوں کا دیتا ہے اور جو کوئی تمام عمر میں ایک ہی مرتبہ پڑھے یا نظر سے دیکھے یا سنے تو ثواب حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ اور نوح نبی اللہ اور عیسیٰ روح اللہ اور یعقوب علیہ السلام اور مثل جبرائیل اور مثل میکائیل اور مثل عزرائیل کا دیتا ہے اور یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اور اسکے ماں باپ کو بخشوں گا اور یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس گھر میں یہ دعا ہووے تو ہزار گھر تک برکت ہووے اور آگ سے امن میں رہے گا اور اس کے پڑھنے والے کے واسطے جنت میں محل تیار ہوتے ہیں ایسے محل کہ اسّی ہزار ندیاں اور ہر ایک ندی میں اسّی ہزار درخت اور ہر ایک درخت پر اسّی ہزار ڈالیاں میوہ دار کہ ان کے گننے کا شمار اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے"
(دعائے ماثورہ المعروف گنجینۂ رحمت ص۳)

دعائے جمیلہ کا ثواب

"دعائے جمیلہ کا ثواب یہ لکھا ہے :۔
"جو کوئی فجر کی نماز کے بعد اس دعا کو پڑھے تین سو حج کا ثواب پائے برابر حضرت آدم علیہ السلام کے اور جو کوئی نماز ظہر کے بعد اس کو پڑھے پانچ سو حج کا ثواب پائے برابر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اور جو کوئی عصر کی نماز کے بعد اس کو پڑھے اس سو حج کا ثواب برابر حضرت یونس علیہ السلام کے۔ اور جو کوئی عشاء کی نماز کے بعد اس کو پڑھے ہزار حج کا ثواب پاوے برابر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور جو کوئی اسکو تہجد کی نماز کے بعد پڑھے لاکھ حج کا ثواب پائے برابر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اگر کوئی شک کرے نفع نہ پائے۔

روایت ہے کہ ایک دن حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مدینہ منورہ میں بیٹھے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ! حق تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ دعائے جمیلہ آپ کی امت کے لئے بھیجی ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ "اس کا ثواب کتنا ہے؟" جبرائیل نے کہا کہ جو اس کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے اگرچہ اس کے گناہ مانند کف دریا یا مثل ریت جنگل یا سوختہ درختوں کے پتوں کے ہوں حق تعالیٰ بخش دے گا ..... اگر ساری عمر میں ایک دفعہ پڑھے یا اپنے پاس رکھے قیامت کے دن آسانی سے پل صراط سے گذر کر جنت میں داخل ہوگا"
(دعائے جمیلہ ص۳۱)

درودِ مقدس کا ثواب

پھر "درودِ مقدس" کی بابت لکھا ہے جو کوئی اس کو اپنی تمام عمر میں ایک بار پڑھے گا تو اسکو اس شخص کا ثواب ہوگا جس نے دس لاکھ دینار راہِ خدا میں دئے ہوں اور دس لاکھ اونٹ قربانی کئے ہوں اور دس لاکھ مرتبہ زیارت کعبۃ اللہ شریف کی ہو اور دس لاکھ مرتبہ شب قدر پائی ہو دس لاکھ مرتبہ مدینہ منورہ کی مسجد نبوی کی ہو نیز لکھا ہے :۔
"جو شخص اس درودِ مقدس کو پڑھے تو تیس پارہ کلام اللہ کامل شریف کا ثواب پائے"
(درود مقدس ص...)

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا۔
(الفرقان : ۳۱)

"مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآن کو بھلایا

پنجم :۔

یورپ کے متعصب مستشرقین جن میں سر ولیم میور، کارلائل، ڈوزی، جانسن، سیل، ڈاکٹر اے سپرنگر پیش پیش ہیں قرآن اور اسلام پر جبر و تشدد کے پرچار کا ظالمانہ الزام لگاتے ہیں جو اگرچہ محض شرارت ہے اور جہاد کی مقدس قرآنی اصطلاح سے جہالت کی پیداوار ہے۔ مگر میں نہایت درد بھرے دل کے ساتھ یہ عرض کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ مستشرقین کی اس گمراہی اور فتنہ سامانی کا اصل ماخذ اور سرچشمہ جہاد کی وہ غلط تعبیریں ہیں جو بدقسمتی سے اسلامی لٹریچر میں راہ پاگئی ہیں۔ یہ افسوسناک حقیقت ایک مثال سے واضح ہو جائے گی۔ آنحضرت صلعم کی ایک حدیث ہے :

"جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ"
(مشکوٰۃ ص۳۰۰)

یعنی مشرکوں سے اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں کے ساتھ جہاد کرو
مشکوٰۃ مجتبائی کے حاشیہ میں اس فرمان نبوی کی یہ شرح کی گئی ہے کہ

بِاَنْ تَحُوْزُوْهُمْ وَتُوعِدُوْهُمْ بِالْقَتْلِ وَالْاَخْذِ وَالنَّهْبِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَبِاَنْ تَذُمُّوْهُمْ وَتَسُبُّوْهُمْ" الخ
(مشکوٰۃ مطبع مجتبائی ص۳۳۲)

یعنی زبان کا جہاد یہ ہے کہ مشرکوں کو نہ صرف قتل، پکڑ دھکڑ اور لوٹ مار کی دھمکیاں دو۔ بلکہ ان کی مذمت بھی کرو اور انہیں خوب گالیاں بھی دو۔ مگر حضرت بانی جماعت احمدیہ نے قرآنی جہاد کی ایسی دلکش اور معقول اور مدلل ترجمانی کی ہے کہ روح وجد کر اٹھتی ہے اور مخالفین اسلام اور معاندانِ محمدؐ کا منہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے فرماتے ہیں :۔

"میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنی دینِ اسلام میں جبر نہیں تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا اور جبر کے کونسے سامان تھے اور کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں اور جب ہزار تک پہنچ جائیں تو کئی لاکھ دشمن کو شکست دیدیں اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کے لئے بھیڑوں بکریوں کی طرح سر کٹا دیں اور اسلام کی سچائی پر خون سے مہریں کر دیں اور خدا کی توحید کے پھیلانے کے لئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختیاں اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر ہر یک قسم کی صعوبت اٹھا کر چین تک پہنچیں نہ جنگ کے طور پر بلکہ محض درویشانہ طور پر اور اس ملک میں پہنچ کر دعوتِ اسلام کریں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے بابرکت دعوت سے کئی کروڑ مسلمان اس زمین میں پیدا ہو جائیں اور پھر ٹاٹ پوش درویشوں کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں اور بہت سے حصہ آریہ ورت کا اسلام سے مشرف کر دیں اور یورپ کی حدود تک لا الٰہ الا اللہ کی آواز پہنچا دیں۔ تم ایمانًا کہو کہ کیا یہ کام اُن لوگوں کا ہے جو جبرًا مسلمان کئے جاتے ہیں جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے؟ نہیں بلکہ یہ ان لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نورِ ایمان سے بھر جاتے ہیں اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے" (پیغام صلح ص۲۳-۲۴)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۱۶

میں رحمت خاتون زوجہ میاں سراجدین صاحب قوم جٹ رانجھا پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن مرادوال ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حصہ مکان پکی مالیتی ۷۵۰/- روپے رقبہ ۲۴×۱۲

۲۔ حق مہر ۲۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رحمت خاتون زوجہ میاں سراجدین صاحب۔ مرادوال ڈاکخانہ ہریا براستہ ملکوال ضلع گجرات۔

گواہ شد۔ عبدالرشید مربی سلسلہ احمدیہ وصیت نمبر ۲۱۱۶۷

گواہ شد۔ بشیر احمد احسن ایم۔ اے ولد سراج الدین احمد صاحب

مسل نمبر ۲۲۹۱۷

میں زکیہ سلطانہ خان زوجہ امتیاز الدین احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۷/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۴ تولے مالیتی ۲۰۰۰/- روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ زکیہ سلطانہ خان 62/5/2 محمود غزنوی روڈ۔ PECHS کراچی

گواہ شد۔ قریشی فصیح الدین احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد۔ امتیاز الدین احمد (خاوند موصیہ) وصیت نمبر ۱۵۹۹۱۔

مسل نمبر ۲۲۹۱۸

میں مطلوب الحسن نوری ولد میجر منظور الحسن نوری صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۵۰/- + ۹۵۰/- الاؤنس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد مطلوب الحسن نوری ولد میجر منظور الحسن نوری صاحب ۲۷/۵۲ ساہیوال روڈ دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ میجر منظور الحسن دارالعلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ ممتاز حسین امتیاز کارکن خلافت لائبریری ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۱۹

میں فیروزہ فائزہ زوجہ کیپٹن محمد مطلوب الحسن نوری صاحب ہاشمی۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰,۰۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۶ تولہ مالیتی ۵۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۹۲/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فیروزہ فائزہ زوجہ کیپٹن مطلوب الحسن نوری صاحب ۲۷/۵۲ ساہیوال روڈ دارالعلوم ربوہ۔

گواہ شد۔ میجر منظور الحسن دارالعلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ ممتاز حسین امتیاز کارکن خلافت لائبریری ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۲۰

میں سلیمہ فرزانہ بنت کیپٹن نواب الدین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سلیمہ فرزانہ بنت کیپٹن نواب الدین صاحب ۲-۲۸۹/۲۶ ڈرگ روڈ کراچی۔

گواہ شد۔ عبدالباری قیوم شاہد موصی نمبر ۱۶۴۶۱ کراچی۔

گواہ شد۔ حمید الدین احمد وصیت نمبر ۱۴۴۱۰ ڈرگ روڈ کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۹۲۱

میں محمد احمد زاہد ولد ڈاکٹر غلام حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد احمد زاہد ولد ڈاکٹر غلام حسین صاحب۔ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری ولد چوہدری بشیر احمد صاحب۔ زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ولد چوہدری شہباز خان صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مجالس خدام الاحمدیہ یکم۔۷ تبلیغ (فروری) ہفتہ وصولی منائیں

خدام الاحمدیہ کے سال کی سہ ماہی اول قریب الختم ہے۔ جملہ مجالس اپنا محاسبہ فرماتے ہوئے وصولی میں کمی کو پورا فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ ہفتہ وصولی کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس سے ضروری گزارش

وصول شدہ رقوم جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔ نیز چندہ جات کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ انسانی فطرت پاک ہے اور وہ بدی پر غالب آسکتی ہے

توبہ، صحیح کوشش اور اس کے نتیجہ میں خدا کا رحم انسان کی نجات کے لئے کافی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورہ مریم کی تفسیر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ انسانی فطرت پاک ہے اور اگر فطرت پاک ہے تو پھر یقیناً اس کو بدی پر غالب آنے کی طاقت بھی حاصل ہے۔ اور اگر انسان بدی پر غالب آسکتا ہے تو پھر ... صحیح فطرت کی کوشش اور توبہ اور اس کے نتیجہ میں خدا کا رحم نجات کے لئے کافی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ:-

اوّل شیطان نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ وہ اکثر بنی نوع انسان کو اپنے قابو میں لے آئے گا۔ گویا قرآن کریم بنی نوع انسان کی خرابی کے عقیدہ کو شیطان کی طرف منسوب کرتا ہے۔ یہی نہیں کہ اسلام اس کو رد کرتا ہے۔ رد کرنا اور چیز ہوتی ہے اور کسی عقیدہ کو اتنا گندہ قرار دینا کہ اس کو شیطانی فعل کہنا بالکل اور بات ہوتی ہے۔ اس عقیدہ کے متعلق قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ یہ شیطان کا عقیدہ ہے اور شیطان کے متعلق بھی فرماتا ہے کہ اس نے یہ نہیں کہا کہ سارے انسان خراب ہو جائیں گے بلکہ اس نے بھی یہ کہا کہ اکثر انسانوں کو میں خراب کر لوں گا۔

دوسری بات قرآن کریم یہ بیان فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کہا کہ تم کوشش کرو ہم تمہیں روکتے نہیں۔ ہم نے انسان کو بنایا ہی اسی لئے ہے کہ وہ تمہارا مقابلہ کرے اور اپنے اندر نیکی پیدا کرنے کی کوشش کرے لیکن فرماتا ہے تم صرف بیرونی اثرات سے ہی اس پر اپنا اثر ڈال سکو گے ورنہ فطرتاً ہم نے اُسے پاک بنایا ہے ...... اسلام اس کے دل کو پاک قرار دیتا ہے بلکہ اس انسان کے دل کو بھی پاک قرار دیتا ہے جو شیطان کے قبضہ میں چلا جاتا ہے۔ فرماتا ہے:-

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ

یعنی جس کو چاہے تُو اپنی آواز سے ورغلانے کی کوشش کر اور جس پر چاہے اپنے گھوڑے چڑھا کر لے جا یعنی اپنا لاؤ لشکر اس پر لے جا اور جس پر چاہے اپنے پیادے لے جا یعنی خواہ جو غالب لوگ ہیں اُن کے ذریعہ اُن کو ورغلا یا جو ماتحت ہیں اُن کے ذریعہ ورغلا اور خواہ تو انہیں مال کی لالچ دے یا اولاد کی ترقی کی لالچ دے بہرحال میرے بندوں پر تیرا کوئی اثر نہیں ہو گا۔

اس آیت میں بنی نوع انسان کو خراب کرنے والی جن تحریکات کا ذکر کیا گیا ہے اُن میں سے کوئی ایک بھی ایسی نہیں جو دل سے پیدا ہوتی ہو بلکہ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو باہر سے آتی ہیں اور انسان کو خراب کر دیتی ہیں مثلاً فرمایا کہ تم گانے بجانے سے انسان کو خراب کرو گے تم دھمکیوں سے اُسے خراب کرو گے یعنی یہ کہ اگر سچ بولا تو پھانسی پر لٹک جاؤ گے یا تم نے سچ بولا تو قید ہو جاؤ گے۔ پھر فرمایا وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ تم اس کو لالچیں دو گے کہ اگر تم نے حرام مال نہ کھایا تو ہمیشہ غریب رہو گے۔ اگر تم نے ترقی کرنی ہے تو حرام مال کھاؤ....

غرض ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ انسان کی خرابی کے لئے تمہیں بیرونی ذرائع اختیار کرنے پڑیں گے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ اندرونی طور پر وہ محفوظ ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۲۷-۲۸)

نتیجہ امتحان دوم ناصرات الاحمدیہ بیرون ربوہ منعقدہ اگست ۱۹۷۶ء

تحریری امتحان میں مندرجہ ذیل شہروں کی ۲۲۷ ناصرات نے حصہ لیا:-

شہر کراچی کی ۶ قیادتیں، لاہور، پشاور، اسلام آباد، جہلم، بہاولپور، سانگھڑ، ساہیوال، ملتان، گجرات، حافظ آباد، شیخوپورہ اور اوکاڑہ جن میں سے ۲۲۳ پاس اور ۴ فیل ہوئیں۔ نتیجہ ۹۹٪ ہے۔

دیہات کی ناصرات میں سے حسن پور چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائلپور اور بیرمحل ضلع لائلپور، گوٹھ خلیل آباد، محمود آباد، سعد اللہ پور ضلع گجرات، چونڈہ، محمد آباد اسٹیٹ، بشیر آباد اسٹیٹ کی ۸۰ ناصرات شامل ہوئیں۔ ۶۹ پاس اور گیارہ کامیاب نہ ہو سکیں۔ نتیجہ ۸۶٪ ہے۔

شہر و دیہات کی مجموعی تعداد تحریری امتحان دینے والیوں کی ۳۰۷ ہے (۴۴ نے زبانی امتحان) لہذا امتحان کا مجموعی نتیجہ ۹۶٪ ہے۔

امتیازی نتیجہ ناصرات شہر:-

معیار	نام	نمبر	پوزیشن
معیار اول:-	نصرت پروین گجرات	۶۷/۷۰	اول
	بشریٰ خورشید ملتان	۶۷	اول
	بشریٰ فرحت گلبرگ لاہور	۶۶	دوم
	قیصر بشریٰ بنت مظفر الدین صاحب شیخوپورہ	۶۵	سوم
معیار دوم:-	فوزیہ بنت پیر فضل الرحمن صاحب سانگھڑ	۴۹/۵۰	اول
	روح الامین بنت چوہدری منور علی صاحب کراچی قیادت	۴۸	دوم
	رضوانہ ناہید بنت محمد اسمٰعیل صاحب گجرات	۴۶	سوم
	عطیہ جاوید بہاولپور	۴۶	سوم
معیار سوم:-	نصرت جہاں لاہور چھاؤنی	۴۷/۵۰	اول
	نجم النساء بنت حسن احمد صاحب ظفر قیادت کراچی	۴۶	دوم
	حامدہ بشریٰ محمود آباد قیادت ۱۰ کراچی	۴۵	سوم

امتیازی نتیجہ ناصرات دیہات:-

معیار	نام	نمبر	پوزیشن
معیار اول:-	مسرت تنویر سعد اللہ پور ضلع گجرات	۷۱/۷۵	اوّل
	شہناز "	۷۰	دوم
	عارفہ عرفی حسن پور چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائلپور	۶۷	سوم
معیار دوم:-	فرزانہ خلیل " "	۴۶/۵۰	اوّل
	رفعت شاہین حسن پور ضلع لائلپور	۴۵	دوم
	ناہید شیریں "	۴۴	سوم
معیار سوم:-	امۃ الحی دردانہ سعد اللہ پور ضلع گجرات	۴۷/۵۰	اول
	بشریٰ بنت محمد خان صاحب "	۴۱	دوم
	رقیہ قدسیہ محمد آباد اسٹیٹ	۳۸	سوم

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

خادم مسجد کی ضرورت

جماعت احمدیہ جہلم کو ایک مستعد ادھیڑ عمر خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ گزارہ معقول دیا جائے گا۔ رہائش مفت ہو گی۔ (عبد الحلیم امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جہلم۔ معرفت ناظر صاحب اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بھانجے عزیزم طارق حسن کی پنڈلی کی ہڈی سکوٹر کے حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ بچے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشریٰ بشیر ربوہ)

۲۔ میری ہمشیرہ خدیجہ بیگم والدہ عبد الحکیم صاحب اکمل کا پتے کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکمل صحت دے اور کمزوری جلدی دور ہو جائے۔
(حمیدہ بیگم۔ کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۳۔ عاجز کی صحت بہت کمزور ہو گئی ہے اب میں معماری کا کام نہیں کر سکتا۔ ربوہ میں معمولی سا کام شروع کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کاروبار میں برکت ڈالے نیز میرے گھر کے بعض افراد بیمار ہیں ان کی صحتیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔
(مستری عبد الرحیم ولد شہاب الدین صاحب مرحوم آف دار الرحمت قادیان حال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴